معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

معراج شریف کے عالمانہ، عارفانہ
اور عاشقانہ تفصیلات کا نادر مجموعہ

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی

خطیب جامع مسجد سنی پورہ، کنگسوے سکندرآباد۔

رجسٹرڈ:4733/2000

ناشر :

شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد۔

پتہ:17-2-1209/13، یاقوت پورہ، حیدرآباد۔23

سل نمبر:9391349104

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قرآن وحدیث کی روشنی میں

معراج شریف کے عالمانہ، عارفانہ اور عاشقانہ تفصیلات کا نادر مجموعہ

مرتبہ

مولانا غلام نبی شاہ نقشبندی قادری مجددی

خطیب جامع مسجد سنی پورہ، کنگسوے سکندرآباد۔

ناشر :

شاہ ایجوکیشنل سوسائٹی حیدرآباد۔

رجسٹرڈ:4733/2000 سل نمبر:9391349104

پتہ 17-2-1209/13، یاقوت پورہ، حیدرآباد۔23

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہومبارک آپ کومعراج محبوب خدا　　　ہو گیا دنیا میں روشن دین احمد مرحبا

معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِالۡاَقۡصَی الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل۔۱)

ترجمہ پاکی ہے اسے جو اپنے بندوں کو راتوں رات لے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے گرد ہم نے برکت رکھی ہے کہ ہم اسے اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں بے شک (اللہ تعالیٰ) سنتا اور دیکھتا ہے۔

تفسیر یہ علاقہ قدرتی نہروں پھلوں کی کثرت اور انبیاء علیہم السلام کے مسکن اور مدفن (مزارات) ہونے کے لحاظ سے ممتاظ ہے اس لئے بابرکت قرار دیا گیا۔

محدود معراج اللہ تعالی نے ہر نبی علیہ السلام کو ان کے درجہ کے لحاظ سے معراج عطا فرمایا ہے۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو زمین وآسمانوں کے اسرار دکھائے گئے۔ حضرت سیدنا موسی علیہ السلام کو کوہ طور پر تجلی نظر آئی۔ حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام، حضرت سیدنا الیاس علیہ السلام اور حضرت سیدنا عیسی علیہ السلام کو زندہ آسمانوں پر اٹھا لیا گیا۔ پس ہر نبی حضرت علیہ السلام کو ان کے مرتبہ اور درجے کے لحاظ سے معراج نصیب ہوئی اور ہر بنی علیہ السلام کی معراج ان کے حد تک محدود ہو کر رہ گئی۔

لامحدود معراج ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی لاثانی اور بے مثال اور لامحدود معراج تھی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا فیضان لامحدود اور دائمی ہو کر قیامت تک آنے والے ہر امتی کو نصیب ہو گیا۔

دراصل آپ ﷺ کی معراج ساری کائنات کی معراج ہے۔

معراج النبی ﷺ کے دونوں رخ ہیں ایک ظاہری معراج اور دوسرا باطنی معراج اور ہر دو ذخی قرآن اور حدیث سے ثابت ہیں۔

معراج شریف کے ظاہری حالات

عرش اعلیٰ سے دعوت نبوت کے دسویں سال ۲۷ رجب سنہ ۱۰ نبوی ۶۲۱ عیسوی کو دوشنبہ کی شب میں جبکہ ہمارے نبی کریم ﷺ عشاء کی نماز ادا فرما کر حطیم (کعبہ) میں آرام فرمارہے تھے ایسے میں عرش اعلی سے حضرت جبرئیل علیہ السلام معراج شریف کی دعوت کا پیغام لیکر نازل ہوئے اور باآداب اپنی مبارک آنکھیں تلوؤں میں ملتے ہوئے دعوت معراج پیش کردیئے۔ پھر ہمارے نبی کریم ﷺ کو زم زم شریف کے پاس لیجا کر شق صدر کیا گیا اور قلب مبارک کو دھوکر کئی قسم کے انوارات اور حکمت الہیہ وغیرہ سے معمور کیا گیا پھر سینہ مبارک درست کردیا گیا۔ (صحیحین)

وضو کا اجراء روایت ہے کہ معراج کی رات جیسے ہی آپ ﷺ کو وضو کروایا گیا تو آپ کے اعضاء وجوارح منور اور روشن ہوگئے پس آپ ﷺ کو اپنی امت کا خیال آگیا اور آپ ﷺ دعا فرمانے لگے۔ یا اللہ میرے ہر امتی کے اعضاء وجوارح بھی اسی طرح منور فرما۔ دعا قبول ہوگئی اور اللہ تعالی نے وعدہ فرمایا کہ آپ ﷺ کے ہر امتی کے ہاتھ پیر چہرہ اور سر میدان قیامت میں منور کردئے جائینگے۔ جو نمازوں کے لئے وضو کرتے ہیں۔ (۱۰۷، مفہوم بخاری شریف کتاب الوضو:۴)

امت کیلئے براق اس کے بعد جیسے ہی آپ ﷺ کو براق پیش کیا گئی آپ کے آنکھوں سے آنسوں نکل پڑے اور آپ نے عرض کیا۔ یا اللہ! میری گنہگار امت کو بھی میدان قیامت میں کوئی سواری کا انتظام ہوجائے تو بڑا احسان ہوگا یہ سنتے ہی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے میرے حبیب ﷺ! آپ غم نہ

کیجئے آپ ﷺ کے ہر اس امتی کی قبر پر براق بھیجی جائے گی جس کا خاتمہ آپ ﷺ کی محبت (ایمان) میں ہوگا۔ یہ سن کر آپ ﷺ خوش ہو کر براق پر سوار ہو گئے۔ براق مارے خوشی کے شوخی کرنے لگا۔ پس براق کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ڈانٹا کہ خبردار! تجھ پر حبیب رب العلمین سوار ہیں بے ادبی نہ کر، یہ سنتے ہی براق نادم ہو کر ندامت سے پسینہ پسینہ ہو گیا۔

ف: براق جنت کا ایک جانور ہے جو ذرا اسی ڈانٹ پر نادم ہو کر پسینہ پسینہ ہو گیا۔ ہم انسان ہیں ہمارا مرتبہ براق سے بہت بڑا ہے بلکہ تمام فرشتوں سے بھی بہت اعلی اور ارفع ہے ہم کو بھی ہماری اپنی خطاؤں پر بہت زیادہ نادم ہونا چاہئے بلکہ ہر روز ستر مرتبہ توبہ استغفار اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیک کہنا چاہئے الغرض ہزار ہا فرشتوں کے جلو میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی سواری براق پر جاری تھی زمین و آسمانوں میں آپ ﷺ کی آمد آمد کا غلغلہ مچا ہوا تھا۔

یا نبی یہ ذکر بحر و بر میں ہے آج مہمانی خدا کے گھر میں ہے

زمین پر مقدس مقامات کی سیر

مدینہ منورہ معراج کی پہلی منزل ہے مدینہ منورہ تھی حضرت جبرئیل علیہ السلام یہاں کے ہرے بھرے میدان میں براق کو روک کر عرض کیا۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ یہاں ہجرت کر کے تشریف لائیں گے یہ سن کر آپ ﷺ نے یہاں دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

بیت اللحم مدینہ منورہ سے بیت اللحم پہنچے یہ معراج کی دوسری منزل تھی۔ یہاں پر حضرت بی بی مریم علیہا الصلوۃ والسلام کے بطن سے حضرت عیسی علیہ السلام پیدا ہوئے تھے۔ یہاں بھی دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

طور سینا طور سینا معراج شریف کی تیسری منزل تھی یہ مقدس مقام ہے جہاں حضرت عیسی علیہ السلام کو اللہ تعالی کی صفتی تجلی کا کروڑوں حصہ طور سینہ پر پڑتا ہوا نظر آیا۔ اس صفتی تجلی کی ایک جھلک

دیکھتے ہی حضرت موسی علیہ السلام کی آنکھوں میں ایسا بے مثال کمال پیدا ہوگیا تھا کہ آپ علیہ السلام کو اندھیری رات میں ۱۵ میل دور کالے پہاڑ کے غار میں کالی کمبلی کے نیچے چلنے والی کالی چیونٹی آسانی سے نظر آجاتی تھی۔

ذات الٰہی کا دیدار ہمارے نبی کریم ﷺ نے معراج میں اللہ تعالی کی ذات عالی کا دیدار فرمایا ہے تو آپ ﷺ کی نظر میں کیا کیا کمال پیدا ہوگیا؟!! جس کو اللہ تعالی ہی بہتر جانتا ہے۔ الغرض ہمارے نبی کریم ﷺ نے طور سینی پر بھی دو رکعت نماز ادا فرما کر مدین کیلئے روانہ ہوئے۔

مدین مدین معراج میں چوتھی منزل تھی جو حضرت شعیب علیہ السلام کا مسکن اور مبعث تھا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ان سے معاہدہ کر کے ۱۰ سال تک ان کی ہر طرح کی خدمت کرتے ہوئے ان کی بکریاں بھی چرائیں یہ دس سالہ خدمت ان کی بیٹی صفور علیہما الصلوۃ والسلام کا مہر تھا۔

اللہ والوں کی صحبت اور پرخلوص خدمت سے موسی علیہ السلام کو نبوت بھی عطا ہوئی۔

اگر کوئی شعب آ ئے میسر شبانی سے کلیمی دو قدم ہے

مدین میں دو رکعت نماز ادا فرما کر عالم برزخ کی سیر کیلئے تشریف لے گئے

عالم برزخ کی سیر

عالم برزخ برزح کو عالم قبر اور عالم مثال بھی کہتے ہیں۔ اس عالم میں انسان کے اچھے اعمال اچھی شکل اور برے اعمال بری شکل اختیار کر کے صاحب قبر کے ساتھ قیامت تک لگے رہتے ہیں۔ یہ آپ ﷺ کی پانچویں منزل تھی۔ ہمارے نبی کریم ﷺ نے فرمایا قبر آخرت کی پہلی منزل ہے لہذا قبر کو نیک اعمال کے ذریعہ جنت کا باغ بنالو یا برے اعمال کے ذریعہ جہنم کا گڑھا بنالو (بخاری شریف)

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

ہمارے نبی کریم ﷺ نے عالم برزخ کی سیر کے دوران ان تمام حالات کا بغور مشاہدہ فرمایا ہے جسمیں سے چند یہ ہیں۔

تعلیم جو لوگ اپنے یا اپنی قوم کے بچوں کے لئے دینی و دینوی تعلیم کا انتظام کرتے ہیں تو اللہ تعالی ان کی قبروں کو منور فرما دیتا ہے۔اور ان کی قبریں حد نظر تک کشادہ او منور کر دی جاتی ہیں۔

مجاہدین اسلان کی بقا اور ترقی کیلیئے جان و مال کی قربانی دینے والے مجاہدین کے اعمال لہلہاتی کھیتیوں کے مانند ہر لمحہ ترقی کرر ہے تھے ادھر بویا ادھر کاٹا پس مجاہدین اسلام کی نیکیاں قیامت تک بڑھتی ہی رہیں گی جہاد اسلام (امن سلامتی سچائی انصاف اور انسانی بھلائی کی تمام چیزوں) کے عام کرنے کی کوشش کرنے کا نام جہاد ہے۔

اقسام جہاد قلم سے زبان سے پیسے اور قوت سے بھی ہو سکتا ہے۔

جہاد کا حکم حالات حاضرہ کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے علماء حق کے حکم پر حکمت فراست اور سیاست سے جہاد(کوشش) کرنا چاہئے جہاد افضل العبادات اور مقصد عبادات اور مقصد حیات ہے۔

سخی سخی لوگوں کی قبروں میں جنت کی کھڑکیاں کھلی ہوئی نظر آئیں جنت سخی لوگوں کا گھر ہے (حدیث)اور جنت میں سب سے پہلے سخی لوگ ہی داخل ہونگے۔

السخی حبیب الله ولو کان فاسقا و فاجرا

سخی اللہ کا دوست ہے اگر چیکہ وہ فاسق و فاجر ہو

البخیل عدو الله ولو کان عابدا وزاهدا

بخیل اللہ کا دشمن ہے اگر چیکہ وہ عابد و زاہد ہو۔

غیر ذمہ دار مقرر فسادی واعظین کے ہونٹ اور زبانیں آتشیں قینچیوں سے کاٹے جا رہے ہیں۔

یہ عذاب قیامت تک ہوتا رہے گا۔

غیبت گو غیبت کرنے والا اپنی بری علت کی وجہ سے قبر میں نیکیوں سے بالکل خالی ہاتھ داخل ہوتا

ہے اور اس کو قبر میں سڑا ہوا بدبودار گوشت کھلا جا رہا ہے جو حلق میں اٹک اٹک کر سخت تکلیف دے رہا ہے پس یہی حال قیامت تک رہیگا۔ الامان والحفیظ

ریا کاری ریا کاری بڑی آس اور امید کے ساتھ کنویں سے پانی کھینچ رہے ہیں لیکن جب ڈول اوپر آتا ہے تو بالکل خالی آتا ہے جس سے ان کو بڑی کوفت اور ندامت ہوتی ہے یہ اسی حال میں قیامت تک پچھتاتے رہیں گے۔

گناہوں سے بھی بدتر ہیں وہ نیکیاں ساری عزیزو جس میں ہو مدنظر ریا کاری

ہمارے نبی کریم ﷺ ایسے سینکڑوں اچھے اور برے حالات کا مشاہدہ فرماتے ہوئے آگے بڑھ کر بیت المقدس پہنچ گئے۔

بیت المقدس بیت المقدس ہمارے نبی کریم ﷺ کی چھٹی منزل تھی یہاں پر اپنی براق بیت المقدس کے صدر دروازے کے باہر چھوڑ دیے۔

امام الانبیاء جیسے ہی بیت المقدس میں داخل ہوئے سارے انبیاء اور سارے بڑے بڑے ملائکہ صفیں باندھے آپ ﷺ کی آمد کے منتظر تھے آپ ﷺ تشریف لاتے ہی امامت کے مصلے پر کھڑا کر دیا گیا اور آپ ﷺ نے تمام انبیاء اور سارے بڑے بڑے ملائکہ صفیں باندھے آپ ﷺ کی آمد

شجراور فرش سے عرش تک ہر ایک نے آپ ﷺ کا کلمہ پڑھا اس طرح آپ ﷺ کل کائنات کے نبی ہیں۔ (ترمذی، دارمی، حاکم بیہقی، بخاری مسلم، قرآن)

شفیع الانبیاء میدان قیامت میں تمام اولاد آدم دربار الٰھی میں سفارش کرنے کیلئے ہر بڑے نبی علیہ السلام کی خدمت میں پہنچنگے لیکن ہر نبی اپنی اپنی مجبوری کا اظہار کردینگے بالآخر رسول اللہ ﷺ تمام اہل محشر کی وکالت فرما کر حساب کتاب شروع کروائینگے۔

اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام بھی آپ ﷺ کو وسیلہ بنا کر دربار الٰہی میں شفاعت کی غرض سے آپ ﷺ کے ہرے جھنڈے **لـواء الحمد** کے سایہ میں جمع ہو جائینگے اس طرح آپ انبیاء کے شفیع بھی بن جائینگے۔ (بخاری و مسلم)

ہم کس قدر خوش نصیب ہیں کہ رسول اللہ ﷺ امام الانبیاء، سید الانبیاء!! نبی الانبیاء!! بلکہ شفیع الانبیاء ہیں اور کل کائنات کے بھی نبی ہیں۔ہم کو نصیب ہوئے ہیں۔

صلائے عام جب ہم اتنے عظیم مرتبہ والے نبی کے امتی ہیں تو ہم کو چاہئے کہ ہم اپنے گفتار اور کردار کو اعلی سے اعلی بنالیں اور ہر لمحہ ہر آن اللہ تعالیٰ اور رسول کریم ﷺ کو خوش کرنے والے اعمال کرتے رہیں بیت المقدس میں عظیم امامت کے بعد آپ ﷺ کی سواری پہلی آسمان پر پہنچی۔

آسمان اول کی سیر

آسمان اول پہلا آسمان معراج میں ساتویں منزل تھی بیت المقدس سے آسمان پر جانے کیلئے آپ ﷺ کو ایک غیبی سیڑھی پیش کی گئی۔جس سے آسمان پر پہنچنے۔دربان (چوکیدار) نے **مرحبا اھلاً وسھلاً** ا(خوش آمدید) کہتے ہوئے آپ ﷺ کا بصد ادب استقبال فرمایا۔

قیام آسمان اول کے سارے فرشتے قیام کی حالت میں اللہ تعالی کی حمد وثنا کررہے ہیں۔ یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی یاد آگئی اور امت کیلئے آسمان اول کے فرشتوں کی عبادت ،قیام

مانگ لئے اور آگے بڑھے ۔ یہاں حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور آپ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کا بڑی خوشی سے استقبال فرمایا اور مبارکباد دی حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سیدھی طرف دیکھتے تو خوش ہوتے اور بائیں طرف دیکھتے تو مغموم ہوتے اس لئے کہ سیدھی جانب نیک اولاد اور بائیں جانب بدکار اولاد نظر آتی تھی ،اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی سواری دوسرے آسمان پر پہنچی ۔

آسمان دوم کی سیر

آسمان دوم آسمان دوم آپ ﷺ کی آٹھویں منزل تھی یہاں حضرت سیدنا یحیٰ علیہ السلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی ۔

رکوع آسمان دوم کے سارے فرشتے رکوع کی حالت میں پائے گئے رکوع میں **سبحان ربی العظیم** یعنی اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کررہے ہیں ۔رسول اللہ ﷺ کو عبادت کا یہ طریقہ بھی جہت پسند آیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے رکوع بھی اپنی امت کیلئے حاصل فرمالئے ۔ اس کے بعد مبارک سواری تیسرے آسمان پر پہنچی ۔

آسمان سوم کی سیر

آسمان سوم: آسمان سوم رسول اللہ ﷺ کی نویں منزل تھی یہاں پر حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام حضرت سیدنا داوٗد علیہ السلام نے استقبال فرمایا اور مبارکباد دی ۔

سجدہ: آسمان سوم کے تمام فرشتے سجدے کی حالت میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح **سبحان ربی الاعلیٰ** بیان کررہے ہیں ۔ پس اپنی امت کیلئے سجدے بھی عطا کرنے کی درخواست کی رب غفور کی دریائے رحمت میں جوش آیا اور سجدہ جیسی خاص الخاص عبادت کو امت محمدیہ ﷺ کیلئے دوگناہ کر کے ہر رکعت میں دو دو سجدے عطا فرمادیا۔ پس رسول اللہ ﷺ بہت خوش ہوگئے اور چوتھے آسمان پر روانہ ہوگئے ۔

آسمان چہارت کی سیر

آسمان چہارم: آسمان چہارم رسول اللہ ﷺ کی دسویں منزل تھی ۔ یہاں پر حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام نے استقبال فرمایا۔

قعدہ: آسمان چہارم کے سارے فرشتے قعدہ کی حالت میں بیٹھے ہوئے اللہ تعالیٰ کی عبادت میں مصروف ہیں ۔ پس اپنی امت کیلئے قعدہ بھی مانگ لئے ۔ اس کے بعد مبارک سواری پانچویں آسمان پر پہنچی ۔

آسمان پنجم کی سیر

آسمان پنجم: آسمان پنجم گیارہویں منزل تھی یہاں حضرت سیدنا اسحاق علیہ السلام حضرت سیدنا اسماعیل علیہ السلام ، حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام اور حضرت سیدنا لوط علیہ السلام سے ملاقاتیں ہوئیں ۔ یہ سب انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کا استقبال کرتے ہوئے مبارکباددی یہاں کے فرشتے رسول اللہ ﷺ پر درودوسلام بھیج رہے ہیں یہاں سے مبارک سواری چھٹویں آسمان پر پہنچی ۔

آسمان ششم کی سیر

آسمان ششم: معراج میں آسمان ششم بارہویں منزل تھی ۔

کرّوبیان: یعنی یہاں کے تمام فرشتے دست دعا دراز کیئے ہوئے رورو کر اللہ تعالی کی تسبیح وتہلیل بیان کررہے ہیں پس رسول اللہ ﷺ نے دیا کا یہ طریقہ بھی مانگ لیا اور امت کو سکھا دیا۔

دعا: آسمان ششم کے فرشتوں کی عبادت دعا ہے اللہ تعالیٰ کے دربار میں ہاتھ پھیلا کر رورو کر دعا کرنا چاہیئے ۔ اگر رونا نہ آئے تو رونی صورت ہی بنا کر دعائیں کرنا چاہیئے ۔ چونکہ اللہ تعالی کو بندے کا رونا بہت پسند ہے۔

مناظرہ: یہاں حضرت سیدنا موسی علیہ السلام سے ملاقات ہوئی انہوں نے پوچھا کہ اے حبیب اللہ!

آپ ﷺ نے اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے برابر مرتبہ دیدیا۔ آپ ﷺ نے جواب دیا ہاں۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا وہ کیسے؟ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے عالم ارواح سے حضرت امام غزالیؒ کی روح کو طلب کر کے کھڑا کر دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سوال کیا بابا تمہارا نام کیا ہے؟ حضرت امام غزالی نے جواب میں اپنا نام اپنے والد کا نام اور اپنے دادا کا نام بیان کر دیا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہارا ہی نام پوچھا تھا لیکن تم نے ایک سوال کے تین جواب دیدیئے یعنی تم نے اپنا شجرہ خاندان سنا دیا یہ سن کر حضرت امام غزالیؒ نے پھر جواب دیا کہ آپ نے بھی اللہ تعالی کے ایک سوال کے تین جواب دیئے تھے۔

وماتلك بيمينك ياموسٰى یعنی موسی تمہارے ہاتھ میں کیا ہے تو آپ نے جواب دیا کہ میرے ہاتھ میں لکڑی ہے اس سے پتے جھڑاتا ہوں شیر آیا تو مار بھگاتا ہوں جب تھک جاتا ہوں تو ٹیک لگا کر کھڑا رہتا ہوں۔ لہذا آپ نے بھی ایک سوال کے ۳ جواب دیئے تھے میں نے بھی آپ کے ایک سوال کے ۳ جوابات دیئے! یہ سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام یکدم جلال میں آ گئے اور امام غزالیؒ پر ٹوٹ پڑے یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ دونوں کے بیچ میں حائل ہو گئے اسی دوران آپ ﷺ کا مبارک ہاتھ حضرت امام غزالیؒ کی پسلی پر لگ گیا جس کا نشان دنیا میں پیدا ہونے کے بعد بھی حضرت امام غزالیؒ کی پسلی پر موجود تھا۔ الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اطمینان ہو گیا کہ امت محمد ﷺ کے علماء واقعی بنی اسرائیل کے پیغمبروں جیسے ہیں۔ پھر مبارک سواری ساتویں آسمان پر پہنچی۔

آسمان ہفتم کی سیر

آسمان ہفتم: معراج شریف میں آسمان ہفتم تیرہویں منزل تھی یاں پر جا بجا فرشتے استقبال کیلئے صفیں باندھے کھڑے ہوئے تھے۔

بیت المعمور: بیت المعمور ساتویں آسمان پر آسمانی کعبہ ہے یہاں پر ہر روز ستر ہزار فرشتے طواف کیلئے

آتے ہیں۔آسمانی کعبہ کے پاس حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام تشریف فرماہیں۔(بخاری شریف) رسول اللہ ﷺ نے حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی ۔ یہاں پر حضرت اسرافیل علیہ السلام اپنے ہاتھ میں صور لئے حکم کے منتظر کھڑے ہیں یہاں سے سواری جنت کے سیر کیلئے روانہ ہوگئی۔

جنت کی سیر

جنت رسول اللہ ﷺ کی چودھویں منزل تھی ۔ یہاں پر حضرت رضوان علیہ السلام نے استقبال کیا۔ جیسا کہ کہا گیا ہے کہ

مرحبا آیئے سرکار! یہ رضوان نے کہا پاؤں رکھدیں گے تو بڑھ جائیگا رتبہ مرا

الحمد للہ کہ جنت کے پتھر ہیرے جواہرات اور گھاس زعفران اور مٹی ،مشک وغیرہ سے بھی اعلیٰ ترین ہے۔دودھ شہداور صاف وشفاف شراب اور پانی کی نہریں چل رہی ہیں۔جن کے آس پاس ایسے خوبصورت حسین وجمیل حور اور غلمان جنتیوں کی خدمت کے انتظار میں ٹہل رہے ہیں کہ جن کو کسی کی آنکھ نے دیکھا اور نہ ان کا تصور کسی کے ذہن میں آسکا یہ سب سامان اپنی بے انتہا بہاروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔

جنت میں امت محمد ﷺ ہی سب امتوں سے پہلے داخل ہوں گی۔

دوزخ کی تفصیلات

رسول اللہ ﷺ جیسے ہی جنت کی سیر ختم فرمائے حضرت مالک علیہ السلام دوزخ کے دراروغہ حاضر خدمت ہوکر دوزخ کی تمام تفصیلات پیش کردیئے۔

☆ بے نمازیوں کیلئے ویل ہے۔ ☆ جھوٹوں کیلئے زمہریر ہے۔

☆زانی اور شرابیوں کیلئے ویل ہے اور جبل حزن ہے۔ ☆قتل ناحق کرنے والوں کیلئے حامیہ ہے۔ ☆خیانت کرنے والوں کو جہنم ہے۔اسی طرح ہر قسم کے گنہگاروں کیلئے دوزخ میں الگ الگ قسم کا عذاب ہوگا۔ ان تفصیلات کے بعد حضرت مالک علیہ السلام نے دوزخ کا پردہ اٹھا دیا تو دوزخ اپنی پوری پوری ہولناکیوں کے ساتھ نمودار ہوئی جس کے عذاب بیان سے باہر ہیں ان کو کسی کی آنکھوں نے دیکھا اور نہ کسی کو اس کی صحیح تفصیلات سننے کی تاب ہے۔

الامان الامان والحفیظ یہاں سے مبارک سواری سدرۃ المنتھیٰ پر پہنچی۔

سدرۃ المنتھیٰ

سدرۃ المنتھیٰ: یہ رسول اللہ ﷺ کی پندرھویں منزل تھی سدرۃ المنتھیٰ رب العالمین کی پیشی اور عالم خلق کے درمیان حد فاصل کی حیثیت رکھتا ہے عرش اعلیٰ سے آنے والے احکام یہیں سے فرشتوں کو ملتے ہیں۔پس کوئی فرشتہ اس سے آگے نہیں جاسکتا۔

موت کا فرشتہ: سدرۃ المنتھیٰ کے نیچے عزرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی جن کی سیدھی جانب رحمت کے نوری فرشتوں کی فوج اور بائیں جانب غضبناک عذاب کے فرشتوں کی فوج کھڑی تھی۔ رحمت کے فرشتے مومنین کی روح قبض کرتے ہیں۔اور عذاب کے فرشتے کافرومشرک ومنافق کی روح قبض کرتے ہیں۔

امتی کی روح: رسول اللہ ﷺ نے حضرت عزرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ میرے امتی کی روح کو ذرا آسانی سے قبض کرنا چاہئے۔ یہ سنتے ہی آپ نے جواب دیا یا حبیب اللہ! میں جب آپ ﷺ کی امتی کی روح قبض کرنے جاتا ہوں تو پیچھے سے تین مرتبہ ندا آتی ہے کہ خبردار یہ میرے حبیب ﷺ کا امتی ہے! پس میں پوری آسانی سے روح کو لے لیتا ہوں۔

یہ سن کر رسول اللہ ﷺ خوش ہو گئے۔ آپ ﷺ سدرۃ المنتہی سے آگے جانے لگے حضرت جبرئیل علیہ السلام رک گئے، اور عرض کیا۔ یا حبیب اللہ! آپ کو جانا مبارک ہو تشریف لیجایئے اب میں یہاں سے بال برابر بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اگر آگے بڑھوں تو میرے پر جل جائیں گے۔ جیسا کہ حضرت الشیخ مصلح الدین شیرازی سعدی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

اگر یک سر مو برتر پرم فروغ تجلی بسوزد پرم

عرفانی تشریح: اللہ تعالیٰ کی تجلی کے فروغ سے یا حقیقت محمدی ﷺ کی تجلی کی فروغ سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کے پر جل جانا یقینی تھا۔

لاھوت ھاھوت:

رسول اللہ ﷺ آگے گئے بلکہ منزل لاھوت ھاھوت میں پہنچ گئے الغرض آپ ہزار ہا پردہ طئے کرتے چلے جا رہے تھے یہاں تک کہ عرشِ اعلیٰ کے آخری پردہ پر پہنچ گئے۔ پردہ کے اندر سے آواز آئی **ادن یا محمد** یعنی ائے میرے حبیب قریب آؤ اسکے ساتھ عرشِ اعلیٰ کا آخری پردہ بھی اٹھ گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے عرض کیا۔ **ربی زدنی علماً ورزقنی فهما** یعنی ائے اللہ مجھے علم اور فہم بھی عنایت فرما جیسا کہ رومی رحمۃ اللہ علہ نے فرمایا:

گرچہ عین ذات را بے پردہ دید ربی زدنی از زبانِ اوچکید

دیدارِ الٰہی: اللہ تعالیٰ نے اپنی حبیب ﷺ پر علوم و عرفانیات کی بارش فرمادی اور بے مثال قوتِ فہمہ سے بی نواز دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ جم کر کھڑے ہو گئے اور اللہ تعالیٰ کی ذات عالی کا اپنی آنکھوں سے دیدار فرمایا۔ جیسا کہ قرآن میں ہے **مازاغ البصر وما طغیٰ** یعنی دیدار الٰہی کے وقت بھکنا تو کجا پلک تک نہیں جھپکی۔ (النجم، ۱۷)

لامکان میں ملاقات

روح معراج: ہمارے نبی کریم ﷺ نہایت اطمینان سے دیدار الٰہی کرتے ہوئے عرض کیا۔

رسول اللہ ﷺ: **التحیات لله والصلوات والطیبات** یعنی اے اللہ! میرے تمام عبادات تمام نمازیں اور تمام پاکیاں صرف تیرے لئے ہی ہیں۔

اللہ تعالیٰ: **السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته** یعنی اے حبیب! تم پر بھی میرا سلام اور رحمت و برکتیں ہوں۔

امت کی یاد: رسول اللہ ﷺ **السلام علینا وعلی عباد الله الصلحین** اے اللہ! مجھ اکیلے کیلئے نہیں بلکہ میری امت کے تمام نیک بندوں پر بھی تیری سلامتی نازل ہو۔ اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ کی یہ گفتگو حاملان عرش اعلی سن رہے تھے سب کے ایک زبان ہو کر بول اٹھے۔

حاملان عرش: **اشهد ان لا اله الا لله واشهد ان محمدا عبده ورسوله** یعنی ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد مصطفی ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

۱۔ **علینا :** رسول اللہ ﷺ نے علینا یعنی ہم پر فرماتے وقت پوری امت بشمول گنہگاروں کو بھی یاد فرمالیا اور ساری امت کیلئے سلامتی مانگ لی۔

۲۔ **صالحین:** صالحین کا خصوصیت سے تذکرہ فرماتے ہوئے دوبارہ امت کے نیکوکاروں کو بھی یاد فرمالیا اور ان کے لئے سلامتی طلب فرمائی۔

تشریح: **الحمد لله** کہ معراج میں پوری امت کیلئے سلامتی طلب فرمالی اور اس مبارک مکالمے کو نماز میں مقرر کر کے معراج کی پوری بات چیت اور پورا نقشہ معہ فیضان (برکات وکرامات) کے ساتھ نماز کی شکل میں امت محمدیہ ﷺ کو عطا فرمادیا گیا۔

میرے ایمانی رشتہ دارو! پس رسول اللہ ﷺ کے صدقے وطفیل میں معراج کا پورا نقشہ معراج

کے پورے پورے فیضان کے ساتھ نماز کے طور طریقہ میں رکھ کر ہم غلاموں (امتیوں) کو قیامت تک کیلئے عطا فرما دیا گیا۔اسی لئے فرمایا گیا ہے کہ **الصلوة معراج المؤمنین** (حدیث) نماز مومنین کیلئے معراج ہے۔

امت کو آخری وصیت: اے عاشقان رسول اللہ! کان کھول کر سن لو! کہ رسول اللہ ﷺ جب اس دنیا سے پردہ فرما رہے تھے تو اپنے آخری وقت امت کو نماز کی اہمیت جتلانے کی خاطر باواز بلند۔ ٣ مرتبہ ارشاد فرمایا کہ **الصلوة! الصلوة !! الصلوة !!! وماملکت ایمانکم** یعنی نماز! نماز !! نماز!!! اور ماتحتین کے حقوق! پس اس دنیا میں آپ ﷺ کے یہی آخری الفاظ تھے۔

پس کسی نے کیا ہی اچھا کہا۔

کیا راز ہے نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ — ملتا ہے خود خدا ذرا سجدے میں جا کے دیکھ

نکلے دم اخیر تو نکلے نماز میں — اٹھے زمین سے لاش تو اٹھے نماز میں

عرش اعلیٰ سے واپسی: رسول اللہ ﷺ اللہ کی طرف سے اپنی امت کے لئے ٥٠ نمازیں لیکر خوشی خوشی واپس ہو رہے تھے کہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو فرمایا کہ اللہ تعالی نے نماز جیسی اعلی ترین عبادت کو میری امت پر ایک دن میں (٥٠) پچاس نمازیں عطا فرما دیا ۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی امت حیران ہو جائیگی لہذا دربار الہی میں واپس جا کر کم کروائیے۔

اختیار حبیب اللہ ﷺ: حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مشورے پر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ارادے اور اختیار سے اللہ تعالیٰ کے گھر یعنی عرش اعلیٰ یا لامکان میں (٥) پانچ مرتبہ آتے اور جاتے ہوئے۔(٤٥) پینتالیس نمازیں معاف کروالئے۔

موسیٰ علیہ السلام نے پھر مشورہ دیا کہ (٥) پانچ نمازیں بھی ادا کرنا دشوار ہوگا اس لئے اور کم کروائیے یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا مجھے بار بار جاتے ہوئے شرم آرہی ہے۔

(۵۰) پچاس نمازوں کا ثواب: اللہ تعالیٰ کے گھر (عرش یا لامکان) میں رسول اللہ ﷺ کے بار بار یعنی ۵ مرتبہ آنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں جوش آ گیا اور فرمایا کہ جو کوئی (۵) پانچ وقت نماز ادا کریگا اس کو (۵۰) پچاس نمازوں کا ہی ثواب عطا کر دیا جائیگا۔ اور رمضان المبارک کے روزوں کے ساتھ ساتھ امت کیلئے بہت ساری نصرتوں اور مغفرتوں کے وعدے لیکر زمین پر واپس تشریف لائے یہ سارا واقعہ آن کی آن میں ہوا۔ پس معراج شریف کے بعد سارے عالم میں اسلام کا بول بالا ہو گیا۔

ہو مبارک آپ کو معراج محبوب خدا   ہو گیا دنیا میں روشن دین احمد مرحبا

امتی کو اختیار: جس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ نمازیں معاف کروانے کیلئے اپنے ارادے اور اختیار سے (۵) پانچ مرتبہ اللہ تعالی کے گھر یعنی عرش اعلی یا لامکان میں تشریف لے گئے اسی طرح ہر امتی کو بھی اپنے ارادے سے زمین پر اللہ تعالی کے گھر یعنی مسجد کو (۵) پانچ مرتبہ جانیکا اختیار مل گیا۔

کیا خوش نصیب ہم جو غلام نبی ہوئے   بے مانگے ہم کو مل گئی نسبت رسول کی

باطنی معراج

تو فنا فی الحق ہوا میں کیا کہوں تو کیا ہوا   قطرہ دریا میں گیا دریا نظر آنے لگا

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہیکہ

کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف به فخلقت نو رمحمد ﷺ

مطلب میں چھپا ہوا خزانہ تھا میں نے چاہا کہ پہچانا جاؤں پس میں (اللہ) نے نور محمدی ﷺ کو پیدا فرما دیا۔

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں۔ ۱۔ **اول ماخلق الله نوری**   (مدرج النبوۃ۔۲،ص۔۷)

۲۔ **انا من نور الله وکل شی ء من نوری**   (مفہوم احادیث)

۱۔سب سے پہلے اللہ تعالی نے میرے نور کو پیدا فرمایا (حدیث)

۲۔میں اللہ تعالی کے نور سے ہوں اور تمام چیزیں میرے نور سے ہیں۔

مندرجہ بالا: حدیث قدسی میں اللہ تعالی کے فرمان سے اور ﷺ کے ارشادات سے یہ حقیقت ظاہر وباہر ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے نور محمدی ﷺ کو پیدا فرمایا نور محمدی ﷺ سے ہی ساری چیزیں اور تمام کائنات وجود میں آئی ہیں۔

مصدر کائنات: کسی عارف نے کیا ہی اچھا کہا ہے۔قادر مطلق نے اپنی قدرت سے بیج کو پھیلا دیا تو ایک بہت بڑا درخت وجود میں آگیا اور جب درخت کو سمیٹ لیا تو پھر بیج بن گیا۔بالکل اسی طرح نور محمدی ﷺ کو پھیلا دیا تو کل کائنات کو وجود عمل میں آگیا اور جب سمٹ لیا تو نور محمدی ﷺ بن گیا۔ پس ظاہر ہوگیا کہ **"نور محمدی ﷺ ہی مصدر کائنات ہے"۔**

نور محمدی ﷺ کی حقیقت کے پیش نظر حضرت صوفی سرمدؒ نے کیا ہی اچھا فرمایا۔

ملا گوئند احمد بہ فلک در شد سرمد گوئند فلک بہ احمد در رشد

مطلب: عام مولوی صاحبان یہ کہتے ہیں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ معارج کیلئے آسمانوں پر تشریف لے گئے حضرت صوفی سرمدؒ فرماتے ہیں کہ معراج میں ساری کائنات سمٹ کر ہماری نبی کریم ﷺ میں آگئی۔

معراجِ کائنات

رسول اللہ ﷺ کے نور سے بنائی ہوئی چیزیں نبی کریم ﷺ کو دکھانا رسول اللہ ﷺ کی معراج نہیں ہے بلکہ آپ ﷺ کا مبارک قدم جہاں جہاں پہنچا اس مقام کی معراج ہے لہذا فیصلہ ہوگیا کہ۔

آپ براق پر سوار ہوئے............................براق کی معراج ہوئی!

آپ آسمانوں پر پہونچے............................آسمان اور اہل آسمان کی معراج ہوئی!

آپ جنت میں پہونچے.......................جنت اور اہل جنت کی معراج ہوئی!
آپ سدرۃ المنتہی پر پہونچے..........................سدرۃ المنتہی اور اہل سدرۃ کی معراج ہوئی!
آپ عرش اعلیٰ پر پہونچے.........................عرش اعلیٰ اور اہل عرش کی معراج ہوئی!
آپ ﷺ کے قدمِ مبارک کے صدقے وطفیل میں ساری کائنات کو معراج نصیب ہوئی۔

حقیقت محمدی ﷺ کے تین لباس

لباس بشری: معراج شریف میں ایک منزل ایسی بھی آگئی کہ جہاں حضرت جبرائیل علیہ السلام رک گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھنے لگے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ! جب تک آپ ﷺ لباس بشری میں رہے میں بھی ساتھ ساتھ رہ سکا۔

لباس ملکی: یا نبی اللہ! جب تک آپ ﷺ آسمانوں پر لباس ملکی میں رہے تب تک میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ ساتھ رہا۔

لباس حقی: یا حبیب اللہ! سدرۃ المنتہی پر لباس ملکی بھی اتر کر آپ ﷺ کی حقیقت اجاگر ہونیوالی ہے اگر اب بھی میں ساتھ رہوں تو آپ ﷺ کی تجلی کے فروغ سے جل جاؤں گا۔(تفسیر روح البیان)

لیکن عام طور پر مولوی صاحبان جبرائیل علیہ السلام کو اللہ تعالی کی تجلی کے فروغ سے جلنے کا احتمال بیان کرتے ہیں۔ خیر یہ بھی سہی لیکن حیرت اس بات کی ہے کہ نوری مخلوق رک گئی اور آپ ﷺ آگے بڑھ گئے۔ یہ مقام خوب غور کرنے کا ہے ۔

محمد کو اے شیخ سمجھا تو کیا ہے　　　شریعت میں بندہ حقیقت جدا ہے

حضرت جبرائیل کی آرزو: الغرض رسول اللہ ﷺ بڑی آسانی کے ساتھ سدرۃ المنتہی پار کرتے ہوئے جبرائیل علیہ السلام کی طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمانے لگے　**هل لك حاجة يا**

جبرائیل ؟ یعنی اے جبرائیل کہو تمہاری کوئی آرزو ہے یہ سنتے ہی حضرت جبرائیل علیل السلام نے عرض کیا یارسول اللہ! میری ایک آرزو ہے کہ جب میدان قیامت میں آپ ﷺ کی امت پل صراط پر سے گذرنے لگے تو میں پل صراط پر اپنے پر بچھا دینے کی اجازت چاہتا ہوں لہذا میری یہ دعا اللہ تعالیٰ کے دربار میں قبول ہوجائے یہ سن کر رسول اللہ ﷺ پھر مسکرا دیئے اور آگے بڑھ گئے اور آگے بڑھ گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرش اعلی کے آخری پردے پر پہنچ گئے۔

غیبی ندا: غیب سے ندائیں آرہی تھیں **ادن یا محمد** !یعنی اے حبیب! قریب آؤ اس ندا کے ساتھ ہی عرش اعلی کا آخری پردہ بھی اٹھ گیا اور اب غیب سے بڑی محبت بھری ندا آنے لگی۔

ادن منی ! ادن منی!! ادنی منی!!! یعنی اے میرے حبیب ﷺ ! میرے قریب آؤ! میرے قریب آؤ!! میرے قریب آؤ!!! پس عرش اعلی سے بھی اوپر لا مکان میں پہنچ گئے اللہ تعالیٰ کے اتنا قریب ہوگئے کہ قرب الہی کمال کو پہنچ گیا۔اس قربت کا حال اللہ تعالیٰ کے سوا کون بیان کرسکتا ہے؟ پس اسلیئے خود اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں بیان فرماتا ہے۔

ثم دنا فتدلی ،فکان قاب قوسین او ادنی (والنجم،۸،۹)

یعنی قرب کمال کو پہنچ گیا۔عشق چیخ اٹھا!!!

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوئد بعد ازاں من دیگرم تو دیگری!!

مطلب: میں تو ہوا تو میں ہوا میں جسم ہوا تو جان ہوا پھر کوئی شخص یہ نہیں کہے گا کہ تو اور میں الگ الگ ہیں! اس لامکانی ملاقات کے حال میں حقیر فقیر کچھ اور آگے بڑھ کر کہنا چاہتا تھا کہ۔

غیبی ندا: غیبی ندا آئی عالم برزخ سے ایک عاشق رسول اللہ نے روک دیا! ٹوک دیا!! خبردار کردیا!!!

دریں مشہد ز گویائی مزن دم　　سخن را ختم کن واللہ اعلم

ندا آئی !اے فقیر اس خطرناک وادی میں قدم آگے نہ بڑھا! خبر دار! رک جا!! خاموش ہو جا!! جیسا کہ کسی مست قلندر نے نعرہ لگایا۔

گم سم ہو جا یار!　پایا ہے تو دم نہ مار!　سر پا موم ہو جا !!　یا پتھر بن جا !!!

واللہ اعلم بالصواب

عرش اعلی سے پرے لا مکانی ملاقات کے دوران راز میں ۹۹ باتیں ہوئے اس کا بھی قرآن میں کھلا ثبوت موجود ہے۔　**فاوحی الی عبدہ ما اوحی**　(النجم)

مطلب: اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو کہہ دیا جو کچھ کہنا تھا سکھا دیا، جو کچھ سکھانا تھا دکھا دیا، جو کچھ دکھانا تھا، بنا دیا، جو کچھ بنانا تھا، دیدیا جو کچھ دینا تھا اپنے محبوب ﷺ کو کیا کیا سکھایا۔

کیا کیا بتایا۔　کیا کیا دیا　اور کیا کیا بنایا۔　**واللہ اعلم بالصواب**

میری ایمانی رشتہ دارو! تفسیر روح البیان اور تفسیر نعیمی وغیرہ کئی تفاسیر میں تفصیلات موجود ہیں کہ شب معراج میں جو بلا واسطہ وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم و معارف اور راز ہائے سربستہ پر مشتمل تھے۔

- ایک علوم شرائع اور احکام ہیں جو علمائے کرام میں عام ہیں
- دوسرے معارف الہیہ ہیں جو اولیاء اللہ میں ہیں
- اور تیسرے حقائق و علوم ذوقیہ ہیں جو غوث قطب اور مجددین امت یعنی اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اس کے علاوہ
- اسرار بھی ہیں جو اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خاص ہیں جن کا کوئی بھی تحمل نہیں کر سکتا جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دو برتن (لے کر) یاد رکھے ایک تو میں لوگوں کے سامنے کھول چکا رہا دوسرا تو اگر میں اس کو بیان کروں تو یہ حلق کاٹ دیا جائے (یعنی اسرار معرفت)　باب۔۳ کتاب العلم ۹۵، بخاری شریف)

ہمارے نبی کریم ﷺ کی بافیض معراج

فیضان الہیہ : میرے ایمانی رشتہ داروں اب آپ کی خدمت میں ان حقائق و معارف کو پیش کیا جاتا ہے کہ جن کی بنیاد پر ہم ہمارے نبی کریم ﷺ کو معراج ہونا تسلیم کرتے ہیں۔ جب ہمارے نبی کریم ﷺ اللہ تعالی کی صفت علیم سے گذرے تو اولین وآخرین کا علم لیکر آئے۔

☆ **صفت رحیم وکریم** سے گذرے تو رحم وکرم کا مجسمہ بن کر آئے۔

☆ **صفت نور** سے گذرے تو نور علی نور بن کر آئے۔

☆ **صف قدوس** سے گذرے تو شان قدسیت لے کر آئے۔

کمالات الہیہ : پس ہمارے نبی کریم ﷺ تمام وکمال ۹۹ صفات الہیہ سے گذرے تو تمام وکمال صفات الہیہ کے فیضان (برکات وکمالات) سے مالا مال ہوکر زمین پر تشریف لے آئے اور اپنی امت کو فیضان الہیہ سے مالا مال فرمادیئے اس طرح ہمارے نبی کریم ﷺ کو معراج ہوئی الحمد للہ کہ آج بھی نماز کے ذریعہ امت محمدیہ ﷺ کو پورا پورا فیضان عطا ہورہا ہے اسی لئے فرمایا گیا کہ نماز مومنین کی معراج ہے۔

کیا راز ہے نماز میں سر کو جھکا کے دیکھ
ملتا ہے خود خدا ذرا سجدہ میں جا کے دیکھ
جاگ اٹھ سجدہ تو کر رو کر دعائیں مانگ لے
بات تیری کونسی اللہ نے مانی نہیں

اقبالؔ

سعودی نجدی کی علماء جسمانی معراج کے قائل

روشن ثبوت: معراج شریف بحالت بیداری جسم وروح کے ساتھ واقع ہوئی ہے۔ صحابہ وتابعین سے لیکر آج تک اکثر علماء وفقہاء اسی عقیدے کے قائل چلے آرہے ہیں کہ یہ معراج ''بجسدہ النصری'' حالت بیداری میں ہوئی ہے۔ یہ خواب یہ روحانی اور مشاہدہ نہیں بلکہ عینی (آنکھوں کا) مشاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اپنے پیغمبر کو کرایا ہے۔

تصدیق صحابہ وعلماء: یہی جمہوری! اہل اسلام کا عقیدہ ہے اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین کی کثیر جماعتیں اسی کے معتقد ہیں۔ معراج کا واقعہ سن کر کفار ومشرکین شور مچانے لگے تو ہمارے نبی کریم ﷺ نے بیت المقدس کی عمارت کا تفصیلی حال بتلا دیئے حتی کہ ملک شام سے آنے والے قافلوں کا تفصیلی ذکر بھی فرما دیئے یہ قافلے دوسرے دن مکہ شریف میں داخل ہوئے تو ان سے پوری پوری تصدیق ہوگئی یہ تمام حالات وواقعات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی معتبر احادیث سے ثابت ہیں اور حد تواتر کو پہنچ چکی ہیں اب اس میں ذرا بھی شک کرنے والے تیرہ دماغ جاہل مطلق ہی ہوسکتے ہیں۔

ع۔ اس پر بھی مبتلا ہیں کہ جن کو نظر رعقل نہیں۔

یہودی بھی قائل: روایت ہے کہ مکہ شریف کے ایک بہت بڑے یہودی کی ایک بوڑھی باندھی پانی لے کر اپنے آقا کے گھر جارہی تھی کہ یکا یک بوڑھیا گر پڑی اور گھڑا ٹوٹ گیا۔ یہودی بڑا ظالم تھا جس کی وجہ سے بوڑھیا گھبرا گر رورہی تھی اس کو ہمارے نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا اور اس کو اپنا پانی کا گھڑا اعطا فرمایا بلکہ خود پانی کا گھڑا اٹھاتے ہوئے بوڑھیا کے ساتھ یہودی کے گھر میں داخل ہوئے جیسے ہی یہودی نے آپ ﷺ کو آتے ہوئے دیکھ لیا فوراً پوچھا کہ کیا آپ کو رات میں معراج ہوئے ہے؟ فرمایا ہاں۔ پس وہ ''تورات'' میں پڑھا تھا کہ اللہ تعالی کے آخری نبی کریم ﷺ کو رات میں

معراج ہوگی تو اس کے دوسرے دن ایک غریب ضعیف بوڑھیا کا بوجھ اٹھائے یہودی کے گھر میں داخل ہوں گے۔ پس وہ یہودی معہ خاندان کے مسلمان ہوگیا۔

ہو مبارک آپ کو معراج محبوب خدا　　ہو گیا دنیا میں روشن دین احمد مرحبا

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصدیق

جیسے ہی کفار و مشرکین کو مکہ شریف آنے والے قافلوں سے تصدیق ہوگئی تو پھر بھی ہٹ دھرمی سے جھٹلاتے ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے گھر پہنچے اور پکار پکار کر کہنے لگے تمہارے نبی عجیب و غریب باتیں بیان کر رہے ہیں یعنی راتوں رات بیت المقدس جا کر آنا جو چالیس دن کا راستہ ہے آسمانوں پر جانا وغیرہ بیان کر رہے ہیں یہ سنتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ باآواز بلند تصدیق فرمائے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے وہ سب کا سب بالکل سچ ہے میں ہمارے نبی کریم ﷺ کی ہر بات کی تصدیق کرتا ہوں۔ یہ سنتے ہی سارے کفار و مشرکین دم بخود ہوگئے اس کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ نبی کریم ﷺ کی خدمت عالی میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا حبیب اللہ! کیا واقعی آپ ﷺ کو رات میں معراج ہوئی ہے۔ تو آپ ﷺ نے معراج کے تمام واقعات بیان فرما دیئے تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دوبارہ تصدیق فرما دی پس آج سے ہی آپ کا لقب صدیق ہوگیا اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی مبارکباد پیش کی۔

پروانہ کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس　　صدیق کیلئے ہے خدا کا رسول بس

اقبالؔ

زشرح سینہ اش جامی الم نشرح لک برخوان　　زمعراج جش چہ می پرسی کہ سبحن الذی اسری

مولانا عبدالرحمٰن جامیؔ